إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ❊ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۔

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۳۷ | ۲ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۱ ستمبر بوقت ۳ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج کسی قدر حرارت ہو گئی۔ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے ❊

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۲۱ ستمبر پٹیالہ سے واپس آ گئے ہیں ❊

احمدیہ کور کے نوجوان ۲۰ ستمبر کو کیمپنگ کے بعد واپس آ گئے ❊

افسوس میاں اللہ دتا صاحب گجراتی کا کئی روز کی علالت کے بعد ۲۱ ستمبر کو انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ احباب دعائے مغفرت کریں ❊

حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب قائم مقام ناظر ہائے صدر انجمن احمدیہ کے دورہ کا پروگرام

حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب بحیثیت قائم مقام ناظر ان صدر انجمن احمدیہ قادیان مندرجہ ذیل مقامات کی احمدیہ انجمنوں کا معائنہ فرمائیں گے۔ جملہ عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ معائنہ کے لئے اپنے اپنے شعبہ کے کاغذات طیار و مکمل کر رکھیں۔ تاکہ معائنہ کے وقت آسانی کے ساتھ ضروری واقفیت اور معلومات حاصل ہو سکیں ❊

پروگرام مفصلہ ذیل ہوگا

۲۳ ستمبر روانگی از قادیان	۲۸ ستمبر۔ ڈھاکہ	۲ اکتوبر واپسی از برہمن بڑیہ بوقت صبح	۵ اکتوبر روانگی از بھاگل پور
۲۴ ستمبر لکھنؤ بذریعہ میل	۲۸ ستمبر۔ رات کو برہمن بڑیہ	۳ اکتوبر۔ کلکتہ	۵ اکتوبر۔ مونگھیر۔
۲۵ ستمبر۔ روانگی از لکھنؤ ؍؍ ؍؍	۲۹۔ ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر قیام برہمن بڑیہ	۳ اکتوبر۔ روانگی از کلکتہ شام کی گاڑی سے	۶ اکتوبر۔ پٹنہ۔
۲۶ ستمبر۔ کلکتہ ؍؍ ؍؍		۴ اکتوبر۔ بھاگل پور صبح	۷ اکتوبر۔ روانگی از پٹنہ۔
۲۷ ستمبر۔ روانگی از کلکتہ۔ شام کی گاڑی سے ❊			

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

تبلیغی رپورٹیں

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ضلع فیروزپور میں تبلیغ

ضلع فیروزپور میں بغرض تبلیغ کھڑ پیڑ ان سے مولوی محمد اسحاق صاحب۔ اور لدھیکے سے مولوی احمد علی صاحب بھیجے گئے جنہوں نے ان دیہات میں جہاں احمدیوں کی زیادہ مخالفت کی جاتی تھی۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر تقریریں کیں۔ غیر متعصب پبلک پر بہت اچھا اثر ہؤا۔ مکسر میں صداقت اسلام پر لیکچر دیئے۔ جسے ہندو اور سکھ پبلک نے توجہ سے سُنا۔ ایک جگہ مناظرہ بھی ہؤا۔ ہماری طرف سے مولوی احمد علی صاحب۔ اور فریق مخالف کی طرف سے مولوی نور حسن صاحب تھے۔ اللہ کے فضل سے اس مناظرہ کا بھی نہایت عمدہ اثر ہؤا۔ خاکسار محمد علی از فیروزپور

انبالہ میں جلسہ

۱۴ ستمبر کو ۹ بجے شب انجمن احمدیہ انبالہ شہر کا جلسہ بصدارت بابو عبد الغنی صاحب منعقد ہؤا مستورات کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ حاضرین کی تعداد امید سے بڑھ کر تھی۔ اس جلسہ میں مولوی محمد سلیم صاحب نے اس عنوان پر تقریر کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں آکر کیا کام کیا۔ ایک غیر احمدی عبد الحکیم صاحب گجراتی نے بعض اعتراض کئے۔ جن کے مولوی صاحب نے مدلل جواب دیئے۔ (نامہ نگار)

انجمن تبلیغ الحق بہار کی تبلیغی رپورٹ

ماہ جولائی میں اکثر ملاقاتوں کے ذریعہ انفرادی تبلیغ کی گئی علاوہ ازیں ہفتہ واری اجلاس بھی ہوتے رہے۔ مگر اگست میں ضلع مونگھیر۔ اور بھاگلپور کے اطراف وجوانب میں دورہ کرنے کا اتفاق ہؤا۔ موضع چیپارہ اور بلیر میں خصوصیت سے تبلیغ کی گئی۔

بھاگلپور کے جنگلی علاقہ میں اکثر ایسے گاؤں پائے جاتے ہیں۔ جہاں مسلمان نماز روزہ اور حرام۔ حلال تک سے ناواقف ہیں۔ شدید جہالت کی وجہ سے شراب خوری اور قمار بازی ان کے محبوب مشاغل ہیں۔ توجہ دلانے پر ان میں سے بعض نے شراب قطعاً ترک کر دی۔ نماز سیکھ رہے ہیں۔ اور بچوں کی تعلیم کی طرف بھی متوجہ ہیں۔ اچھوتوں کو بھی اس دورہ میں تبلیغ اسلام کی گئی۔

خاکسار طفیل احمد اسسٹنٹ سیکرٹری تبلیغ

امرتسر کے انصار اللہ کی تبلیغی جدوجہد

۱۰ ستمبر کو انصار اللہ کا چھٹا تبلیغی وفد جو تین اصحاب پر مشتمل تھا۔ موضع سلطان ونڈ گیا۔ اور وہاں تبلیغی جلسہ کیا۔ پروگرام کے مطابق ۹ بجے صبح جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ غیر احمدی پبلک کے علاوہ سکھ صاحبان بھی شامل جلسہ ہوئے۔ وفات مسیح۔ اجرائے نبوت۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ تعلیم المہدی۔ امام الزمان کی بیعت کیوں ضروری ہے۔ فضائل اسلام۔ گورونانک اور اسلام احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ وغیرہ مسائل پر روشنی ڈالی گئی۔ اختتام جلسہ پر غیر احمدی مولوی عوام کا ایک گروہ لے کر آگئے۔ جن کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں۔ اور آتے ہی بدزبانی شروع کر دی۔ اور کہا کہ اس جگہ سے چلے جاؤ۔ کیونکہ لوگوں پر اثر ہو رہا ہے۔ بڑی رد وکد کے بعد خاموش ہوئے۔ بعد ازاں نماز ظہر پڑھنے کے لئے جب ہم مسجد میں گئے۔ تو انہوں نے اپنی مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا۔ آخر ہم نے نہر پر نماز ادا کی۔ وہاں بھی دوران نماز میں غیر احمدی اینٹیں مارتے۔ اور گالیاں دیتے رہے۔ خاکسار بہاول شاہ

مدرسہ چٹھہ تحصیل وزیرآباد میں لیکچر و مناظرہ

موضع مدرسہ کے پاس برج تاشہ میں مولوی محمد نذیر صاحب اہل سنت والجماعت رہتے ہیں۔ جو ہمیشہ مناظرہ کے لئے چیلنج دیا کرتے تھے۔ مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل مبلغ کی تشریف آوری پر ان کو بلایا گیا۔ مگر وہ نہ آئے۔ چونکہ لوگوں میں بہت اشتیاق تھا اس لئے بڑے اصرار کے ساتھ ان کو بلوایا گیا۔ انہوں نے آکر کہا۔ کہ صرف چار آیات حضرت مسیح کی وفات پر پیش کریں۔ لیکن ہم نے کہا وقت مقررہ کو ملحوظ رکھ کر اور دلائل محدود نہ کئے جائیں جس پر انہوں نے کہا۔ کہ اس وقت ہم مناظرہ کے لئے تیار نہیں۔ ہمارے مولوی دل محمد صاحب نے کہا۔ ہم آج لیکچر دیتے ہیں۔ آپ ساری رات اس کی تیاری کر کے اس کا جواب دیں۔ مگر وہ نہ مانے۔ اور اسی بات پر اصرار کیا۔ کہ چار آیات لکھ کر دے دو۔ جو ان کو لکھ کر دے دی گئیں۔ مگر اس پر بھی مناظرہ کے لئے تیار نہ ہوئے آخر چوہدری نذر محمد صاحب سفید پوش سکنہ کوٹلی دائم نے مضمون وفات مسیح اور اجرائے نبوت مناظرہ کے لئے مقرر کئے۔ اور ان سے لکھوا لیا۔ کہ اگر وقت مقررہ پر نہ آئے۔ تو جھوٹے سمجھے جائیں گے۔ دوسرے دن مولوی صاحب آئے۔ اور ان کے ساتھ پانچ مولوی اور تھے۔ مناظرہ حیات مسیح پر ہؤا۔ مولوی محمد نذیر صاحب نے تقریر کی۔ جس کا حیات مسیح کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ اس کے بعد مولوی دل محمد صاحب نے وفات مسیح قرآن مجید سے ثابت کر کے ان کی ہر بات کا رد کیا۔ غیر احمدی مولوی جب دوسری دفعہ کھڑا ہؤا۔ تو پھر وہی من گھڑت باتیں بیان کیں۔ اور اس طرح یہ مناظرہ ختم ہؤا۔

پھر اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود پر مناظرہ ہؤا۔ جس میں مولوی محمد نذیر کو سخت ناکامی ہوئی۔ کئی غیر احمدی احباب نے بھی مناظرہ کے بعد اعتراف کیا۔ کہ ان کے مولوی نے کسی دلیل کا جواب نہیں دیا۔

دائرہ شیعہ میں ایک لیکچر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہؤا۔ جس میں لوگ کثرت سے شامل ہوئے۔ اور سامعین پر اچھا اثر ہؤا۔

نائب مہتمم تبلیغ ضلع گوجرانوالہ

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

۲۲ اکتوبر کا دن تبلیغ کیلئے مقرر کیا گیا

نظارت دعوت وتبلیغ نے سال رواں کا دوسرا یوم التبلیغ ۲۲ اکتوبر مقرر کیا ہے۔ اس دن کو ہر احمدی جماعت کے ہر فرد کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اور سارا دن تبلیغ میں مصروف رہنا چاہیئے۔ چونکہ اتوار کا دن ہو گا۔ اس لئے ملازم اصحاب کو بھی فرصت ہو گی۔

پس اس دن اپنے تمام کاموں اور تمام اشغال پر تبلیغ احمدیت کے فرض کو مقدم قرار دینا چاہیئے۔ اور ہر جماعت کو ابھی سے ایسے انتظامات شروع کر دینے چاہئیں۔ کہ جن کے ماتحت ہر ایک احمدی تبلیغ میں مصروف ہو سکے۔ اور تبلیغ کے بہتر سے بہتر نتائج نکل سکیں۔

بنگلور میں نہایت کامیاب مناظرہ

بنگلور ۱۲ ستمبر۔ غلام قادر صاحب شرق بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ وہ مناظرہ جو احمدیوں اور حنفیوں میں تجویز ہوا تھا۔ اور جسے بنگلور چھاؤنی میں ملتوی کرنا پڑا۔ وہ عثمانیہ تھیٹر بنگلور شہر میں منعقد ہؤا۔ احمدیوں کے نمائندہ ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی اے کی ختم نبوت پر تقریر۔ اور عالمانہ بحث نہایت تعریف کے قابل اور مؤثر تھی۔ یہ مناظرہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے اس علاقہ میں پہلا مناظرہ تھا۔ حنفیوں نے پہلے دن کے مناظرہ کے اثر کو دیکھ کر دوسرے دن کا مناظرہ جو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تھا۔ جبراً رکوا دیا۔ جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ مولوی عبد الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۲ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

گاندھی جی کی سول نافرمانی سے حقیقی علیحدگی اور حکومت

مصالحت کیلئے سول نافرمانی کی تحریک کو ترک کیا جائے

مضحکہ خیز پوزیشن

گاندھی جی نے سول نافرمانی سے ایک سال کے لئے کلیتہً علیحدگی جس رنگ اور جس طریق سے اختیار کی ہے۔ اس کے بعض پہلوؤں کے متعلق گزشتہ پرچہ میں اظہارِ خیالات کیا جا چکا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ گاندھی جی اپنی اس تحریک کے قطعاً ناکام ہونے اور یہ جاننے کے باوجود کہ اب وُہ اسے ہرگز زندہ نہیں کرسکتے۔ عملی طور پر اس سے دست بردار ہوتے ہُوئے بھی زبانی وابستگی ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ پوزیشن جس درجہ مضحکہ خیز اور قابلِ مذمت ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ معقولیت کا تقاضا تو یہ ہے۔ کہ جس چیز کو خود عملی طور پر ترک کیا جارہا ہو۔ اس سے زبانی لحاظ سے بھی کوئی واسطہ نہ رکھا جائے اور نہ دوسروں سے اس پر عمل کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔ لیکن گاندھی جی سراسر اس کے خلاف کر رہے ہیں۔

جذبات سے کھیلنے کی کوشش

گاندھی جی کے وُہ پیرو جن کی یہ کوشش ہے۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ ان کے زوال پذیر وقار کو برقرار رکھا جائے۔ جب ان کی تعریف وتوصیف کرنے پر آتے ہیں۔ تو زمین و آسمان کے قلابے ملانے شروع کر دیتے ہیں۔ ان کے تازہ بیان کے متعلق بھی وُہ ایسا ہی کر رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اس کی معقولیت ثابت کریں۔ لیکن اس کے لئے دلائل پیش کرنے کی بجائے محض جذبات سے کھیل رہے ہیں۔ چنانچہ "پرتاپ" (۱۶ ستمبر) نے جہاں ان کی تعریف میں یہ لکھا ہے۔ کہ

"انہوں نے ایک سال کے لئے تقریباً وہی پابندیاں اپنے اُوپر عائد کر لی ہیں۔ جو جیل میں ہونے سے ہو جاتیں۔ ایسا آدرش قیدی شاید ہی دُنیا نے پیدا کیا ہو"

وہاں "ملاپ" (۱۶ ستمبر) رقمطراز ہے:-

"مہاتما گاندھی کا تازہ بیان حسبِ معمول دھرم۔ سچائی اور تیاگ کے جذبات سے لبریز ہے۔ جب ایک انسان مہاتما جی کی ستیہ آہنسا۔ اور دھرم کی باتوں کو سنتا ہے۔ تو وُہ حیران رہ جاتا ہے۔ کہ آیا وُہ کلجگ میں ہے۔ یا ست جگ میں سانس لے رہا ہے۔ بلاشک وشبہ مہاتما گاندھی اس یگ کے انسان نہیں ہیں۔ ان کی بات بات میں دیوتاؤں کی صدا سنائی دیتی ہے۔ اور ان کا تازہ بیان بھی دیوتاؤں کی زبان میں دل تک پہنچتا ہے"۔

گاندھی جی کا بیان عقل وفکر کی دُنیا میں

اگر ہندوؤں کے دیوتا اسی قسم کی زبان میں باتیں کیا کرتے تھے۔ جس میں معقولیت اور حق پسندی کا کوئی شائبہ نہ ہو۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ گاندھی جی لقبول خود تاریکی میں گھرے ہونے کی وجہ سے۔ جو کچھ کہہ رہے ہیں عقل وفکر کی دُنیا میں اس کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ اور جو شخص بھی جنبہ داری کے جذبات سے علیحدہ ہو کر اس پر غور کرے۔ اسے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ گاندھی جی کا تازہ بیان حالات میں کسی قسم کی اصلاح کرنے کی بجائے مزید پیچیدگیاں پیدا کرنے کا مُوجب ہو سکتا ہے۔

سول نافرمانی کے متعلق مشورہ دینے کا حق

گاندھی جی نے اپنے اس بیان میں بالفاظ خود "جیل سے باہر رہ کر آرڈی ننسوں کی حکومت کے اخلاق سوز اور تباہی خیز اثرات ونتائج کو بے چارگی کی حالت میں دیکھتے رہنے کی ناقابلِ برداشت کرب ومصیبت" کو برداشت کر لینے کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ

"مجھے یہ بہت ہی اوچھی حرکت معلوم ہوتی ہے۔ کہ اپنی مدت قید کے اختتام سے قبل کسی جارحانہ حرکت سے حکومت کو اس بات پر مجبور کروں۔ کہ وُہ مجھے دوبارہ گرفتار کرے"۔

لیکن اس کے ساتھ ہی اپنا یہ حق قرار دیا ہے۔ کہ اپنے ساتھیوں کو سول نافرمانی جاری رکھنے کے متعلق مشورے دیتے رہیں گے۔ ظاہر ہے۔ کہ خلاف قانون تحریک کو جاری رکھنے کے متعلق مشورہ دینا بھی حکومت کے نزدیک اسی طرح جُرم ہے۔ جس طرح اس تحریک پر عمل کرنا اور جیل خانہ میں گاندھی جی کو نہ اس کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ اور نہ ہری جنوں کی تحریک کو جاری رکھنے کا مطالبہ کرتے ہُوئے انہوں نے سیاسی امُور اور خاص کر سول نافرمانی کے متعلق مشورے دینے کا مطالبہ کیا۔ اس صورت میں جب جیل سے باہر رہ کر انہوں نے "آدرش قیدی" بن کر "دیوتاؤں کی زبان میں" باتیں کرتے ہُوئے اپنے اُوپر جیل کی پابندیاں عائد کرلیں۔ تو انہیں چاہیئے تھا۔ کہ اپنے پروگرام میں کوئی ایسی بات داخل نہ کرتے جسے وُہ جیل میں اختیار نہ کرسکتے تھے۔ اور جس کا ارتکاب حکومت کے نزدیک جُرم سمجھا جاتا ::

حکومت کو دھمکی

لیکن ایک طرف تو انہوں نے اس بات کی پرواہ نہیں کی۔ اور سول نافرمانی کو جاری رکھنے کی تحریک کرتے ہُوئے اس کے متعلق مشورے دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اور دُوسری طرف حکومت کو یہ دھمکی دی ہے۔ کہ

"جب مجھے دوبارہ گرفتار کیا جائے گا۔ اور ہری جنوں کے لئے کام کی کُھلی اجازت سے انکار کیا جائے گا۔ اور اندرونی آواز کے مجبُور کرنے پر میں نے برت رکھا۔ تو میں ایسے پران تیاگ برت میں بھی تامل نہ کروں گا۔ جو اس حالت میں بھی نہیں کُھلے گا۔ جبکہ حکومت مجھے اسی طرح رہا کر دے گی۔ جس طرح کہ اس نے ۲۳ اگست کو میرے خطرہ کی منزل میں پہونچ جانے پر رہا کر دیا تھا"۔

دھمکی کا مطلب

اگرچہ گاندھی جی نے اب گرفتار ہونے کی حالت میں ہری جنوں کے لئے کُھلے بندوں کام کرنے کی اجازت نہ ملنے پر "پران تیاگ برت" رکھنے کے متعلق یہ گنجائش رکھ لی ہے۔ کہ "اندرونی آواز" نے اگر مجبور کیا۔ تو وُہ ایسا کریں گے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب انہیں ہری جنوں کے لئے کام کرنے کی کُھلی آزادی میسر ہے۔ اور اس کے متعلق حکومت کی طرف سے ان پر کوئی پابندی عائد نہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اپنے اوپر جیل کی پابندیاں رضاکارانہ طور پر عائد کرنے کا دعوٰے کرتے ہُوئے وُہ کوئی ایسا فعل کریں۔ جو ان پابندیوں کو توڑنے والا ہو۔ اور جس کی وجہ سے حکومت انہیں گرفتار کرنا ضروری سمجھے۔ ایک طرف انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ حکومت جیلخانہ میں رکھ کر انہیں ان کی منشاء کے مطابق ہری جنوں کے لئے کام کرنے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں۔ اور دُوسری طرف وُہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ حکومت اس وقت تک انہیں گرفتار نہیں کرنا چاہتی۔ جب تک وُہ خلاف قانون کوئی حرکت نہ کریں۔ ایسی حالت میں

ان کا گرفتار ہونے کی حالت میں "پران تیاگ برت" رکھنے کی دھمکی دینا سوائے اس کے کیا مطلب رکھتا ہے۔ کہ وُہ خواہ کچھ کرتے رہیں۔ حکومت انہیں گرفتار نہ کرے۔ اور انہیں کھُلی اجازت دے دے۔ کہ خلاف قانون تحریکات جاری رکھنے میں مصروف رہ سکیں۔

حکومت سے بے جا مطالبہ

یہ بات اپنے اندر جس قدر معقولیت رکھتی ہے۔ وُہ بالکل واضح ہے۔ اور کوئی معقول انسان ان کی اس پوزیشن کو حق بجانب قرار دینے کے لئے تیار نہیں ہوسکتا۔ اور نہ یہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ انہوں نے حکومت کے ساتھ مصالحت کی طرف صحیح قدم اٹھایا ہے لیکن حیرت ہے۔ کہ گاندھی زدہ لوگ نہ صرف اس کی حمایت کر رہے ہیں۔ بلکہ ان کی طرف سے یہ بھی مطالبہ ہو رہا ہے۔ کہ چونکہ گاندھی جی نے سول نافرمانی کو کلیتہً ترک کر کے حکومت کے مطالبہ کو منظور کر لیا ہے۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے۔ کہ ان کو مصالحت کے لئے گفتگو کرنے کا موقعہ دے۔ چنانچہ "پرتاپ" (۱۶ ستمبر) لکھتا ہے۔

"مہاتما گاندھی کے اس تازہ اعلان نے گورنمنٹ کے لئے ایک اور موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ کہ اگر وُہ خلوصِ دل رکھتی ہے تو گاندھی جی سے مصالحت کی طرف متوجہ ہو۔ انہوں نے مدافعانہ سول نافرمانی سے ایک سال کے لئے الگ رہ کر اس کے لئے دروازہ کھول دیا ہے۔ کیا وُہ اس کو غنیمت جانے گی۔ اور صُلح پر مائل ہوگی۔ اس کے ذمہ وار ارباب بست وکشاد نے جب بھی ان سے دریافت کیا گیا۔ اعلان کیا۔ کہ جب تک کانگرس سول نافرمانی سے علیحدگی کا اعلان نہیں کرے گی۔ اس سے مصالحت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کانگرس کو الگ رہنے دو کیا مہاتما نے ایک طرح سے ایک سال کے لئے علیحدگی کا اعلان نہیں کیا۔ کیا گورنمنٹ اپنی نیک نیتی اور امن جوئی کا ثبوت دے گی"۔

گاندھی جی کی ذاتی حیثیت

جو لوگ یہ جانتے ہوئے۔ کہ حکومت کا مطالبہ گاندھی جی سے نہیں۔ کہ وُہ ذاتی طور پر سول نافرمانی سے علیحدگی اختیار کر لیں بلکہ کانگرس سے ہے۔ کہ وُہ سول نافرمانی سے علیحدگی کا اعلان کرے اور پھر گاندھی جی نے بھی ایک طرح سے ایک سال کے لئے علیحدگی کا اعلان کیا ہے۔ حکومت سے یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ وُہ گاندھی جی سے مصالحت کی طرف متوجہ ہو۔ ان کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی عقل و سمجھ گاندھی جی کے ہاتھ فروخت کر دی ہے۔ گاندھی جی بذات خود کیا حقیقت رکھتے ہیں کہ ان کے ایک طرح سے ایک سال کے لئے سول نافرمانی سے علیحدگی کا اعلان کرنے پر حکومت ان کے سامنے دست بستہ مصالحت کے لئے حاضر ہو جائے۔ حکومت پر یہ بات اچھی طرح واضح ہو چکی ہے۔ کہ سول نافرمانی کی تحریک عملی طور پر مر چکی ہے۔ اور اب کانگرس اس کی لاش کو اٹھائے ہُوئے ہے۔ اگر اس کی ارتھی کے نیچے سے گاندھی جی اپنا کندھا نکال لیں۔ تو حکومت اسے کیا وقعت دے سکتی ہے۔ اور جو چیز سول نافرمانی کے انتہائی جوش وخروش کی حالت میں میسر نہ آسکی۔ وُہ اس کے دم توڑ دینے پر کیونکر حاصل ہو سکتی ہے

مصالحت کے لئے کیا کرنا چاہیئے

اگر کانگرسی حکومت کو مصالحت کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ ہر قسم کی خلاف قانون اور خلاف امن سرگرمیاں ترک کر دیں۔ اور پھر مصالحت کے لئے ہاتھ بڑھائیں۔ کیونکہ ایک باقاعدہ حکومت کے لئے یہ نا ممکن ہے۔ کہ وُہ ان لوگوں کے ساتھ مصالحت کی گفتگو کرنے کے لئے تیار ہو۔ جو اس کی حکومت میں رہتے ہوئے اس کے قوانین کی خلاف ورزی کرنا اپنا فرض سمجھیں۔ گاندھی جی کا ذاتی طور پر سول نافرمانی سے الگ ہو جانا ان کی ذات کے لئے تو مفید ہو سکتا ہے۔ اور انہوں نے تازہ اعلان میں اپنے ذاتی فائدہ کو یہ کہتے ہُوئے پیش نظر بھی رکھا ہے۔ کہ "میری موجودہ صحت ایسی ہے کہ شاید ابھی کھوئی ہوئی۔ اور زائل شُدہ طاقت وقوت کو حاصل کرنے میں کئی ہفتے لگ جائیں"۔ لیکن اس کی بناء پر یہ خیال کرنا سراسر نادانی ہے۔ کہ "مہاتما جی نے ایک برس کے لئے سول نافرمانی کی تحریک سے الگ رہنے کا فیصلہ کر کے گورنمنٹ کے لئے اس کے سوائے اور کوئی راستہ ہی نہیں چھوڑا۔ کہ وُہ اب صلح کے لئے ہاتھ بڑھائے"۔ (ملاپ ۱۶ ستمبر)

اول تو گاندھی جی نے صحیح معنوں میں سول نافرمانی سے علیحدگی اختیار ہی نہیں کی۔ جیسا کہ اسی مضمون میں بتایا جا چکا ہے دُوسرے جب حکومت کا مطالبہ گاندھی جی کی ذات کے متعلق نہیں بلکہ اصل تحریک کے متعلق ہے۔ تو گاندھی جی کی ذاتی طور پر علیحدگی کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ مصالحت کے خواہش مندوں کو چاہیئے۔ کہ اصل تحریک کو ترک کرائیں۔ تاکہ اس کی وجہ سے ہندوستان جن مصائب و مشکلات میں مبتلا ہے۔ وُہ دُور ہو سکیں۔

"جمعیتہ العُلماء" اور گاندھی جی

وُہ عُلماء جنہوں نے "جمعیتہ العلماء ہند دہلی" کے نام سے ایک پارٹی اس لئے بنا رکھی ہے۔ کہ مسلمانوں کے گلے میں ہندوؤں کی غلامی کا طوق ڈالنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور جو اپنا دین و ایمان گاندھی جی کے ارشادات کی تائید کرنا۔ یا اگر مصلحت سمجھیں۔ تو ان پر عمل کرنا قرار دیئے ہُوئے ہیں۔ وُہ بھی گاندھی پرست ہندوؤں کی طرح یہ امید لگائے بیٹھے تھے۔ کہ گاندھی جی اب ایسا پروگرام تجویز کریں گے۔ جو حکومت کو آن واحد میں تہ و بالا کر دے۔ چنانچہ ان کے آرگن "الجمعیتہ" (۱۶ ستمبر) نے لکھا تھا۔

"ہم امید کرتے ہیں۔ کہ گاندھی جی نے پونا کانفرنس کے بعد جو واقعات ظہور پذیر ہُوئے ہیں۔ ان کو بھی اچھی طرح مدنظر رکھا ہوگا۔ اور اس مرتبہ جو رائے قائم کی ہوگی۔ وُہ حکومت کے طرز عمل سے بے نیاز ہو کر قائم کی ہوگی۔ اس وقت ملک کے لئے سب سے بڑی ضرورت یہ ہے۔ کہ اس کی غیر متذبذب اور صاف راہ نمائی کی جائے۔ اور کسی ایسے پروگرام کی تشکیل کے لئے موقعہ بہم پہونچایا جائے جس سے عامتہ الناس کو آزادی کی جدوجہد میں زیادہ سے زیادہ حصّہ لینے پر آمادہ کیا جا سکے"۔

لیکن گاندھی جی کے بیان کو پڑھ کر جمعیتہ العلماء کو سخت مایوسی ہُوئی ہوگی۔ کیونکہ اس میں کوئی پروگرام پیش کرنے کی بجائے گاندھی جی نے اپنے آپ کو انفرادی سول نافرمانی سے بھی علیحدہ کر لیا ہے۔

اگر "جمعیتہ العلماء" ہمیں اجازت دے۔ تو ہم یہ دریافت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جب اس کے نزدیک ایک طرف گاندھی جی کی تجویز کردہ "انفرادی سول نافرمانی ایک بالکل فضول اور بیکار چیز ہے جس کا حکومت پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا" اور دوسری طرف گاندھی جی سیاسیات سے ایک رنگ میں علیحدگی اختیار کر چکے ہیں۔ تو اب بھی اُس پر یہ بات واضح ہوئی ہے۔ یا نہیں۔ کہ جس شخص کو اس نے اپنا راہ نما تجویز کر رکھا تھا۔ وُہ اس کی امیدوں پر پانی پھیر کر اور اپنا دامن چھڑا کر الگ ہو چکا ہے۔

اگر "جمعیتہ العلماء" واقعہ میں علماء کی جمعیتہ ہوتی۔ ان علماء کی جنہیں اسلام علماء قرار دیتا ہے۔ اور جو اسلام کو ہر پہلُو سے مکمل سمجھتے ہیں۔ تو وُہ قطعاً گاندھی جی کو اپنا امام تجویز نہ کرتی۔ اور نہ ان کی جاری کردہ تحریکات کو کامیابی کا ذریعہ سمجھتی۔ لیکن افسوس کہ ان لوگوں کے قلوب سے اسلام کی عزت وتوقیر اسی طرح نکل چکی ہے جس طرح کبوتر اپنے گھونسلے سے نکل جاتا ہے۔ وُہ گاندھی جی کے پیچھے چل کر اب نہ ادھر کے رہے۔ نہ اُدھر کے۔

نوجوان ہندو لڑکیوں کو مشورہ

چند دن ہُوئے ہندو اخبارات میں کراچی کی ایک خبر شائع ہُوئی تھی۔ جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ حیدرآباد سندھ کی بیس نوجوان کنواری ہندو لڑکیوں نے جو شادی کرنے کی خواہشمند ہیں۔ اس علاقہ کے ایک مشہور لیڈر دیوان لیلارام کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ ان کی شادیوں کے رستہ میں تباہ کن جہیز کی جو رسم حائل ہے۔ اگر اُسے ترک نہ کر دیا گیا۔ تو وُہ یا تو خودکشی کر لیں گی۔ یا مسلمان ہو جائیں گی۔

ہندوؤں میں ذرا مندوزی کا جو جذبہ پایا جاتا ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہُوئے یہ تو ناممکن ہے۔ کہ جہیز کی رسم جس کی وجہ سے لڑکے والے نہایت معقول رقم لڑکی والوں سے وصول کرتے ہیں۔ مٹائی جا سکے بسندھ کی نوجوان کنواری لڑکیوں نے تو الٹی میٹم ہی دیا ہے۔ بنگال وغیرہ علاقوں میں کئی ایک لڑکیاں اسی وجہ سے خودکشی کر چکی ہیں۔ مگر سنگدل ہندوؤں کے لئے یہ حربہ بالکل بیکار ثابت ہُوا ہے۔ اور انہوں نے جہیز کی رقم میں رائجی

حضور سرورِ کائنات کا اسوۂ حسنہ اور کلماتِ طیبات

(۳۵)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کو دو تین راتیں بھی نہ گزارنی چاہئیں سوائے اس کے کہ اس کی وصیت لکھی ہوئی اس کے پاس موجود ہو۔ ابن عمر کہتے ہیں۔ یہ سنکر مجھ پر ایک رات بھی نہیں گذری۔ کہ میری وصیت لکھی ہوئی میرے پاس موجود رہتی ہے۔

مترجم۔ افسوس ہے۔ کہ ہم لوگوں میں اس کا رواج نہیں حالانکہ آئے دن اچانک موت کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ لینے اور دینے والے قرضوں۔ امانتوں ضروری یادداشتوں قابل وصیت باتوں اور تمام ان ضروری امور کو جن کے متعلق انسان چاہتا ہے۔ کہ میرے بعد عملدر آمد میں لائے جائیں۔ انسان بطور وصیت تفصیلاً لکھ کر ایک یادداشت اپنے ورثاء کے قبضہ میں یا کسی اور معتبر جگہ رکھ چھوڑے۔ اس سے بہت سے خرخشے جھگڑے مٹ سکتے ہیں ؛

(۳۶)

قعقاع بن حکیم سے روایت ہے۔ کہ عبدالعزیز بن مروان نائب الحکومت نے حضرت ابن عمرؓ کو خط لکھا۔ کہ میری خواہش ہے۔ کہ آپ مجھ سے کوئی فرمائش کریں۔ اور اپنی کوئی ضرورت بیان کریں۔ انہوں نے جواب میں لکھا۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اوپر کا ہاتھ یعنے دینے والا نیچے کے ہاتھ یعنے لینے والے سے بہتر ہوتا ہے۔ اور یہ کہ جب کچھ دینے لگو۔ تو اپنے اہل و عیال سے شروع کرو۔ اے حاکم! میں تجھ سے کچھ نہیں مانگتا۔ ہاں جو عطیہ یا وظیفہ مجھے حکومت کی طرف سے مل رہا ہے۔ اسے میں رد بھی نہیں کر سکتا کیونکہ اسے میں خدا کا عطیہ سمجھتا ہوں۔ جو حکومت کے ذریعہ مجھے مل رہا ہے۔

(۳۷)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ خبردار! کوئی شخص دوسرے کے مویشی کا دودھ بغیر اس کی اجازت کے نہ دوہے۔ لوگو! کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے۔ کہ کوئی شخص آکر اس کے بند کمرے کا قفل توڑ کر اس کا سامان نکال کر لے جائے۔ دیکھو یہی حال مویشیوں کا ہے۔ ان کے تھن ان کے قفل ہیں۔ اور دودھ اندر کا سامان ہے۔ اس لئے بغیر اجازت کبھی کسی کا مویشی نہ دوہنا ؛

(۳۸)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ سوتے وقت آگ بجھا دیا کرو۔

مترجم۔ یہ بات حضور نے اس موقعہ پر فرمائی تھی۔ جبکہ مدینہ کا ایک مکان رات کو آگ نہ بجھا کر سونے کی وجہ سے اپنے رہنے والوں سمیت جل کر خاک ہو گیا تھا ؛

(۳۹)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ طایف کا قلعہ کئی روز کے محاصرہ کے باوجود فتح نہ ہوا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اعلان فرمایا۔ کہ کل کو واپسی ہے۔ اس پر صحابہؓ کو یہ امر ناپسند ہوا۔ کہ بغیر فتح کئے ہم واپس ہوں۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ لڑائی جاری رہے آپ نے فرمایا اچھا کل پھر حملہ کرو۔ لیکن دوسرے دن بھی قلعہ فتح نہ ہوا۔ بلکہ حملہ میں اکثر لوگ زخمی ہو گئے۔ اس پر حضور نے پھر اعلان فرمایا۔ کہ کل یہاں سے واپسی ہوگی۔ اب سب لوگ خاموشی سے جانے کی تیاری کرنے لگے۔ اور کسی نے نہ کہا۔ کہ حضور فتح کئے بغیر نہ جانا چاہئے بلکہ جانے پر سب خوش تھے۔ یہ دیکھ کر حضور مسکرائے اور تبسم فرمایا

مترجم۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انسان کی اس کمزوری پر مسکرائے۔ کہ یا تو اتنے دعوے تھے۔ یا زخم لگے۔ تو چپ کر کے واپسی کے لئے تیار ہو گئے۔ سچ ہے۔ خلق الانسان ضعیفا یاد رکھنا چاہئے۔ کہ طایف کا محاصرہ کوئی مستقل فوج کشی نہ تھی۔ بلکہ مکہ کی فتح اور حنین کی جنگ کے کچھ بچے کھچے آدمی طایف میں قلعہ بند ہو گئے تھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ اور حنین کی فتح کے بعد مدینہ واپس ہوتے ہوئے راہ میں اس قلعہ کا محاصرہ کرتے ہوئے گئے تھے۔ اور بالآخر یہ قلعہ فتح ہو گیا تھا

(۴۰)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کیا۔ کہ حضور میں نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں۔ میں نہایت ہی گناہ گار ہوں۔ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ کہ کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے پوچھا۔ کیا تیری کوئی خالہ زندہ ہے۔ اس نے کہا ہاں حضور میری ایک خالہ زندہ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جا توبہ کر اور اس کی خدمت میں لگا رہ خدا تیرے گناہ معاف کر دے گا۔

مترجم۔ جن احمدیوں کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک زندہ ہیں۔ ان کے دل مسرت سے بھر جانے چاہئیں۔ اور اگر پہلے کوتاہی ہوئی ہے۔ تو اب وہ روز و شب ان کی خدمت میں مشغول ہو جائیں۔ اس سے خدا تعالےٰ ان کے گناہ معاف فرما دیگا۔ اور اگر کسی کی خالہ ہے۔ تو وہ اسی کی خدمت کو غنیمت سمجھے۔ اور دادا دادی نانا نانی ماموں اور خالہ چچا اور پھوپھی یہ سب رشتے ماں باپ کی عدم موجودگی میں ایک حد تک انہیں کے قائم مقام ہیں

(۴۱)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ میں جنگ احد کے روز حضور علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا۔ میں چودہ سال کا تھا۔ لیکن حضور نے مجھے جنگ کے لئے قبول نہ فرمایا۔ اگلے سال جنگ خندق کے موقعہ پر جبکہ میں پندرہ سال کا تھا۔ حضور کے سامنے پھر پیش کیا گیا۔ تو اس دفعہ آپ نے مجھے جنگ میں شرکت کی اجازت عطا فرمائی

(۴۲)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ خیانت اور ناجائز کمائی کے مال سے صدقہ و خیرات کبھی قبول نہیں فرماتا۔ اور نہ نماز بغیر وضو کے ؛

(۴۳)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ جب خیبر کا علاقہ فتح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔ اور وہاں کی زمینوں کا غلہ اور باغات کی کھجوریں حضور اور باقی مسلمانوں کے حصے میں آنے لگیں۔ تو حضور اپنی بیویوں کو سال بھر کا خرچ یکمشت دینے لگے۔ حضور ہر بیوی کو سال بھر کے لئے نوے من پختہ جو اور تین سو ساٹھ من پختہ کھجوریں دیا کرتے تھے۔ حضور کی وفات کے بعد یہ خرچ آپ کی ازواج مطہرات کو خلفاء کی طرف سے خیبر کی زمینوں سے دیا جاتا رہا ؛

(۴۴)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خطوں پر لگانے کے لئے چاندی کی ایک مہر بنوائی جس کا نقش (محمد رسول اللہ) تھا۔ حضور یہ انگوٹھی پہنا کرتے تھے حضور کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ پہنتے رہے ؛

مترجم۔ تینوں خلیفے تمام معاہدات اور خطوں پر بجائے اپنے نام کے حضور علیہ السلام کے نام کی مہر لگایا کرتے تھے۔ یہ بتانے کے لئے کہ ہم خود کوئی مستقل حیثیت نہیں رکھتے۔ بلکہ حضور علیہ السلام کی نیابت اور خلافت میں کام کرتے ہیں۔ یہ انگوٹھی حضرت عثمانؓ کی انگلی سے نکل کر ایک کنوئیں میں گر گئی تھی۔ اور گو صحابہ تین دن تک تمام پانی اور کنوئیں کی مٹی نکال کر چھلنیوں میں چھانتے رہے۔ مگر خدا کی حکمت کہ انگوٹھی دستیاب نہ ہوئی ؛

(۴۵)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ بنی اسرائیل میں کِفْل نام ایک شخص تھا۔ جو کسی گناہ سے بھی کوئی باک نہ رکھتا تھا۔ دن اور رات ہر قسم کے گناہوں میں غرق رہتا۔ ایک دفعہ اس نے ایک عورت کو اس کی کسی نہایت سخت ضرورت کے موقعہ پر ساٹھ اشرفیاں دیں۔ اس شرط پر کہ وہ اس کی بات مان لے گی۔ اس کے بعد جب وہ شرط پوری کرنے کے لئے آئی۔ تو سخت کانپنے لگی۔ اور نہایت بے قرار ہو کر رونے لگی کِفْل نے وجہ پوچھی۔ تو اس نے کہا کہ میں نے یہ گناہ کبھی نہیں کیا اور خدا کی قسم میں نے سخت مجبور اور مضطرب ہو کر تجھ سے یہ اقرار کیا تھا۔ خدا کے لئے تو مجھے چھوڑ دے۔ میں خدا سے ڈرتی ہوں کِفْل نے کہا کیا سچ مچ تو نے کبھی یہ کام نہیں کیا؟ اور کیا سچ مچ تو خدا سے ڈرتی ہے؟ اس نے کہا ہاں خدا کی قسم یہ دونوں باتیں سچی ہیں۔ اس پر کِفْل نے کہا۔ کہ جا میں نے تجھے چھوڑا۔ اور وہ ساٹھ اشرفیاں بھی تجھے معاف کر دیں۔ اور یاد رکھ کہ کِفْل بھی آج سے توبہ کرتا ہے۔ اور اقرار کرتا ہے کہ وہ بھی کبھی خدا کی نافرمانی نہ کرے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ خدا کی قدرت کِفْل اسی رات فوت ہو گیا۔ اور صبح کو اس کے دروازہ پر لکھا ہوا تھا۔ قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لِکِفْلٍ۔ یعنی خدا نے کِفْل کو بخش دیا ؛

مترجم۔ بہت ممکن ہے اللہ غفور الرحیم نے کِفْل کو اسی لئے وفات دے دی ہو۔ کہ اس کی طبیعت کی کمزوری کا معائنہ فرمایا۔ کہ کہیں کچھ مدت کے بعد طبیعت کا عزم کمزور ہو کر کسی گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔ اس لئے ایسے وقت میں اسے وفات دی۔ جبکہ اس کی طبیعت گناہوں سے بالکل متنفر اور معاصی سے بالکل پاک و صاف تھی۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ کبھی موت بھی انسان کے لئے ہزار زندگیوں سے بہتر اور مبارک ہوتی ہے۔ اور یہ کہ خدا کا ہر فعل بندہ کی بھلائی اور بہتری کے لئے ہوتا ہے۔ گو بظاہر بندہ اس میں اپنا نقصان ہی تصور کرتا ہو ؛

(۴۶)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے اپنے ایک رشتہ دار سے اس کی لڑکی کے لئے درخواست کی۔ لڑکی کی والدہ مجھے رشتہ دینا چاہتی تھی۔ مگر باپ اپنے ایک یتیم رشتہ دار کو پسند کرتا تھا۔ آخر اس شخص نے اپنی لڑکی کی شادی اس یتیم لڑکے سے کر دی۔ اس پر اس کی بیوی حضور علیہ السلام کی خدمت میں پہنچی۔ اور خاوند کی شکایت کی۔ حضور نے فرمایا۔ لوگو آمِرُوا النِّسَاءَ فِي بَنَاتِهِنَّ یعنے لڑکیوں کے نکاح کے معاملہ میں اپنی بیویوں کی بات مان لیا کرو ؛

مترجم۔ نکاح کے معاملہ میں خواہ لڑکی ہو۔ یا لڑکا۔ اقتیار صرف باپ کا ہے۔ ماں کا نہیں۔ مگر حضور علیہ السلام نے خاندان میں صلح اور میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کے لئے مردوں کو مشورہ دیا۔ کہ اگر کوئی قابل اعتراض امر نہ ہو۔ تو بہتر ہے۔ کہ مرد لڑکی کے رشتہ میں بیوی کے مشورہ اور رائے کو مقدم کر لیا کرے اس سے بیوی کی دلجوئی ہو جائے گی

(۴۷)

ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ اس کی دعا قبول ہو۔ اور اس کی گھبراہٹ دور ہو۔ اسے چاہیئے۔ کہ وہ بھی کسی تنگدست اور مصیبت زدہ کی تنگی اور مصیبت دور کرے ؛

(۴۸)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جنگ تبوک کو جاتے وقت حضور علیہ السلام عاد اور ثمود کی تباہ شدہ بستیوں کے کھنڈرات کے پاس سے گزرے۔ تو بعض صحابہؓ نے اندر جا کر سیر کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا۔ ان عذاب شدہ قوموں کے گھروں میں اگر جاؤ تو روتے ہوئے جاؤ۔ لیکن اگر رونا نہ آئے۔ تو دیکھو وہاں نہ جانا۔ میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں سخت دلی پیدا ہو کر تم اسی عذاب کے مستحق نہ ہو جاؤ۔ جس سے یہ قومیں تباہ ہوئی تھیں۔ یہ کہکر حضور مونہہ پر کپڑا ڈال کر جلدی سے سواری دوڑا کر وہاں سے گزر گئے

(۴۹)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص اپنے گاؤں سے نکل کر دوسرے کسی گاؤں میں اپنے کسی دینی بھائی سے ملنے گیا۔ اللہ تعالےٰ نے راستہ میں ایک فرشتہ مقرر فرمایا جب وہ شخص اس فرشتے کے پاس سے گزرا۔ تو اس نے پوچھا۔ کہ تو کہاں جاتا ہے اس نے کہا۔ میں فلاں شخص سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا۔ کیا تیرے اور اس کے درمیان کوئی رشتہ داری ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرشتے نے پوچھا۔ کہ پھر کیا تو اس لئے اس سے ملنے جاتا ہے کہ وہ تیرا محسن ہے۔ اور اس طرح تو اس کے احسان کے شکر یہ میں جاتا ہے۔ اس نے کہا یہ بات بھی نہیں ہے۔ فرشتے نے کہا۔ پھر اور کیا بات ہے۔ کہ جس کے لئے تو اس کی ملاقات کو جاتا ہے اس نے کہا۔ میں صرف اس لئے اس سے ملنے جاتا ہوں۔ کہ مجھے اس سے صرف اللہ جل شانہ اور اس کے دین کی خاطر محبت ہے۔ فرشتے نے کہا۔ کہ سن مجھے خدا نے تیری طرف یہ پیغام دے کر بھیجا ہے۔ کہ خدا بھی تجھ سے محبت رکھتا ہے۔ کیونکہ تو اسکی خاطر اپنے ایک بھائی سے محبت کرتا ہے

مترجم۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم لوگوں میں ایک دینی محبت اور اخوت قائم فرمائی ہے۔ اس لئے احمدی دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اتوار یا اور رخصتوں کے موقعہ پر ایک دوسرے سے ملاقات کیا کریں۔ اور مکرر وقت گزاریں۔ ایسی مجلسوں میں ہنسی مخول خلاف تہذیب اور بے کار و بے فائدہ باتیں غیبت سب و شتم وغیرہ قطعاً نہ ہو۔ بلکہ تبلیغ کی تجاویز جماعت کی اصلاح کی تدابیر جماعت کے افراد کی تعلیم و تربیت وغیرہ مفید اور علمی مضامین پر گفتگو ہو۔ تو وہ یقیناً اس حدیث کے مطابق خدا کے محبوب ہو سکیں گے ؛ (خاکسار سید محمد اسحاق قادیان)

ذکر و فکر

بدپرہیزی

اے عزیز بیماری میں ہمیشہ پرہیز کر۔ اور بدپرہیزی سے بچنے کی باقاعدہ کوشش کر۔ کیونکہ یہ کوشش حصولِ تقوے میں تیرے کام آئے گی۔ اگر تو جسمانی تکالیف اور بیماریوں میں پرہیز کا عادی ہے تو مجھے یقین ہے۔ کہ تو متقی بھی بن جائے گا۔ کیونکہ متقی بھی پرہیزگار کو ہی کہتے ہیں۔ اور اگر تو پرہیز نہیں کر سکتا۔ بلکہ لوگ تجھے بدپرہیز سمجھتے ہیں۔ تو مجھے خوف ہے۔ کہ تو تقوے کے اعلےٰ مدارج نہیں طے کر سکے گا۔ میرا یقین ہے۔ کہ "عادی بدپرہیز" کبھی متقی نہیں بن سکتا۔ اس لئے خود بھی پرہیز کی عادت ڈال اور اپنے بچوں کو بھی چھوٹی عمر سے اس بات کا عادی بنا۔ بیماری کے لئے اپنے نفس پر تکلیف دہ اشیاء کا حرام کر لینا سنت انبیاء ہے۔ (الا ما حرم اسرائیل علیٰ نفسہٖ) اور یہ تقوے کی جڑ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں ؎

کہ بدپرہیز بیمار سے نہ بیند روئے صحت را

انبیاء سوائے اذن الٰہی کے کبھی بدپرہیزی نہیں کرتے۔ اسی لئے وہ کامل متقی بھی ہوتے ہیں ؛

تقوے کی دو حدیں

اے عزیز تقوے یعنی خوف خدا کی دو حدیں ہیں۔ اور مومن کو ہمیشہ دونوں کی طرف نظر رکھنی چاہیئے کم سے کم حد یہ ہے کہ انسان اپنی طاقت علم سمجھ اور حالات کے مطابق انتہائی تقوے اختیار کرے یہ تو فاتقوا اللہ ما استطعتم ہے۔ اس سے کم درجہ کا تقوے قابل تعریف نہیں۔ دوسری بڑی اور اعلےٰ حد یہ ہے۔ کہ تقوے اللہ تعالیٰ کی شان اور عظمت کے مطابق ہو۔ یہ اتقوا اللہ حق تقاتہٖ والا تقوے ہے پس جو کوئی کم سے کم شرط کو پورا کرے گا۔ اس کے لئے دوسری شرط کا راستہ بھی کھلتا جائے گا۔

اے عزیز ضمناً یہ بھی یاد رکھ کہ تقوے کے معنی واقعی خوف اور ڈر کے ہیں۔ آج کل لوگ عموماً ان معنوں سے کتراتے ہیں۔ بیشک بچنے اعلیٰ اور عمدہ ہیں۔ مگر تقوے کے ہر پہلو کی بنیاد اور اصل خدا کا خوف ہی ہے۔ دنیا میں اکثر کام خوف کی وجہ سے چلتے ہیں۔ اور تھوڑے ہیں۔ جو صرف محبت کی وجہ سے اور عام لوگ زیادہ تر نقصان کے خوف سے اطاعت اختیار کرتے ہیں۔ نہ کہ شکر و محبت کی وجہ سے۔ پس تو خوف اور "ڈر" کے لفظ سے نہ گھبرا۔ بلکہ اس ذات کی ناراضگی کا خوف۔ استغنا کا خوف نکتہ گیری کا خوف عظمت اور کبریائی کا خوف۔ قصوروں پر گرفت اور سزا کا خوف۔ ان سب کو اپنے دل میں جگہ دے۔ تاکہ تو متقی بنے۔ پھر محبت و عشق کا حصہ بھی تجھے ملیگا۔ کیونکہ متقی اپنے تقوے کے ذریعہ سے ہی محسن بنتا ہے۔ یاد رکھ کہ اس دربار کا یہی دستور ہے۔ کہ بغیر خوف کی تلخی چکھانے عشق کا مزا نہیں چکھاتا ؛ (خاکسار محمد اسمٰعیل از رہتک)

احمدیت کے خلاف ”سیاست“ کا سلسلہ مضامین

(۷)

سید حبیب صاحب کی چوتھی دلیل کی حقیقت

مغالطہ دہی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات میں ولادت عقیقی کا دوسرا مرحلہ ثابت کرنے کے لئے سید صاحب نے حضور علیہ السلام کے الہام انت من ماءنا وھم من فشل کو پیش کر کے لکھا ہے :۔

” اے مرزا تو ہمارے پانی سے ہے۔ اور دوسرے لوگ خشکی سے ہیں۔ (ملاحظہ ہو اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۴) قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے ہر ایک چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ لہذا یہ کہنا۔ کہ باقی لوگ خشکی سے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ البتہ اگر یہاں ”ماء“ کے معنی نطفہ کر لئے جائیں۔ جو لغواً صحیح ہیں۔ تو بات بدل جاتی ہے۔ اور ماء سے مراد نطفہ لینا خارج از جواز نہیں۔ اس لئے کہ مرزا صاحب کے مرید خاص قاضی یار محمد صاحب نے اپنے ٹریکٹ موسوم بہ اسلامی قربانی میں ایک فقرہ لکھا ہے۔ جس میں خدا تعالےٰ کی (معاذ اللہ) قوت رجولیت کا ذکر بھی موجود ہے “

سید صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے عربی الہام کا اردو ترجمہ کرتے ہوئے اربعین کا حوالہ دیا ہے۔ اس طرح آپ نے اس مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ کہ گویا یہ ترجمہ اربعین میں موجود ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اربعین میں وہ ترجمہ نہیں کیا۔ جو سید صاحب نے درج کیا ہے۔ ہاں میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ اس مغالطہ دہی کا ارتکاب سید صاحب سے عمداً نہیں ہوا۔ بلکہ اس کی وجہ ”عشرہ کاملہ“ کی نقل ہے۔ وہاں چونکہ یہی ترجمہ کر کے اربعین کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس لئے سید صاحب نے بھی کمال سادگی سے اسے ہی نقل کر دیا

باطل استدلال

کیا سید صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ فشل کے معنی کسی لغت کی کتاب میں خشکی لکھے ہیں۔ آپ نے ماء سے نطفہ مراد لینے کی وجہ بھی یہی قرار دی ہے۔ کہ اگر ماء کے معنی پانی لئے جائیں۔ تو دوسرے لوگوں کو فشل یعنے خشکی سے پیدا کرنے کے معنی سمجھ میں نہیں آتے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ ہم نے ہر چیز کو پانی سے زندہ کیا ہے۔ البتہ اگر ماء کے معنی نطفہ کر لئے جائیں۔ تو یہ مشکل در پیش نہیں رہتی لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ آپ نے ماء سے پانی کی بجائے نطفہ مراد لینے کی جو وجہ اور بنیاد بیان کی ہے۔ وہ بھی سراسر غلط ہے۔ کیونکہ فشل کے معنی کسی لغت میں خشکی نہیں لکھے۔ لہذا آپ کا سارا استدلال باطل ہو گیا

پھر اس کے باطل ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ آپ نے ماء سے پانی مراد لینے پر جو استحالہ وارد کیا ہے۔ وہ اس سے نطفہ مراد لینے کی صورت میں بھی ایک دوسری شکل میں قائم رہتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اگر ماء سے مراد نطفہ لیا جائے۔ تو فشل کے کیا معنی ہونگے بقول آپ کے اگر اس کے معنے خشکی لئے جائیں۔ تو آپ کے ہی الفاظ میں اعتراض یہ ہوگا۔ کہ قرآن مجید میں تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا۔ لہذا یہ کہنا۔ کہ باقی لوگ خشکی سے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔

اصل حقیقت

پس حقیقت یہ ہے۔ کہ الہام میں ماء سے مراد نہ نطفہ ہے اور نہ فشل سے مراد خشکی۔ اس الہام کی تشریح میں قاضی یار محمد صاحب کی تحریر سے تمسک کرنا بھی سید صاحب ایسے ہی محقق کو زیب دیتا ہے اگر سید صاحب کو حقیقت کی جستجو ہوتی۔ تو آپ قاضی یار محمد صاحب کی تشریح کی بجائے حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ مندرجہ ذیل تشریح کو پڑھتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں

” یہ جو فرمایا۔ کہ تو ہمارے پانی سے ہے۔ اور وہ لوگ فشل سے۔ اس جگہ پانی سے مراد ایمان کا پانی، استقامت کا پانی۔ تقویٰ کا پانی۔ وفا کا پانی حب اللہ کا پانی جو خدا سے ملتا ہے۔ اور فشل بزدلی کو کہتے ہیں۔ جو شیطان سے آتی ہے۔ اور ہر ایک بے ایمانی اور بدکاری کی جڑ بزدلی اور نامردی ہے۔“

(انجام آتھم صفحہ ۵۶۔ حاشیہ)

سید صاحب فرمائیں۔ کیا اب بھی ان کے نزدیک ماء سے پانی کی بجائے نطفہ مراد لینے کی طرف عدول کرنے کی کوئی وجہ ہے ؟

کسی کا کسی چیز سے پیدا ہونے کا محاورہ

دراصل عربی زبان میں کسی چیز کا کسی چیز سے پیدا ہونے کا محاورہ حقیقی معنوں کے علاوہ مجازاً بطور مبالغہ بھی استعمال ہوتا ہے جیسا قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے خلق الانسان من عجل (انبیاء ع ۳) یعنے انسان جلد بازی سے پیدا ہوا ہے۔ اس کی مراد یہ ہے۔ کہ انسان جلد باز ہے۔ چنانچہ مفردات راغب میں لفظ ”عجل“ کی بحث میں لکھا ہے۔ ان ذالک احد الاخلاق التی رکب علیھا یعنے آیت خلق الانسان من عجل سے مراد یہ ہے کہ جلد بازی انسان کے طبعی اخلاق میں سے ہے۔ اسی طرح قاموس میں لکھا ہے۔ وفی التھذیب قال المفسرون خلق الانسان من عجل وعلی عجل کانک قلت رکب علی العجلۃ وبنیتہ علی العجلۃ وخلقتہ العجلۃ وعلی العجلۃ - - - - - - والعرب تقول للذی یکثر الشیٔ خلقت منہ کما تقول خلقت من لعب اذا بولغ فی صفتہ باللعب - - - - - - - - - قال ابن جنی الاحسن ان یکون تقدیرہ خلق الانسان من عجل لکثرۃ فعلہ ایاہ و اعتیادہ لہ یعنے تہذیب میں لکھا ہے۔ کہ مفسرین نے خلق الانسان من عجل وعلی عجل کے معنی یہ کئے ہیں۔ کہ انسان کی پیدائش اور خلقت میں جلد بازی ہے۔ اور عرب لوگ اس شخص کو جو کسی چیز کو زیادہ کرتا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ تو اس سے پیدا ہوا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے۔ تو کھیل سے پیدا ہوا ہے جبکہ کسی شخص میں کھیل کے وصف کو بطور مبالغہ بیان کیا جائے۔ اور ابن جنی کے نزدیک بھی خلق الانسان من عجل کا زیادہ اچھا مطلب یہ ہے۔ کہ انسان سے جلد بازی زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس فعل کا وہ عادی ہے۔

اسی طرح تفسیر جلالین تفسیر کبیر اور مجمع البحار جلد ۲ صفحہ ۳۵۱ میں بھی اس آیت کا یہی مطلب بیان کیا گیا ہے۔ پس جس طرح خلق الانسان من عجل کے معنی یہ ہیں۔ کہ انسان نہایت جلد باز ہے۔ اسی طرح ھم من فشل کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن نہایت بزدل اور ضعیف ہیں۔ اور اس کے مقابل پر انت من ماءنا کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ آپ تشنگانِ صداقت کے لئے آبحیات کا حکم رکھتے ہیں۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

میں وہ پانی ہوں جو اترا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

لغتِ عرب اور لفظ ماء

لغتِ عرب میں ماء کے معنے صفائی چمک اور نور کے بھی ہیں۔ چنانچہ ماء الوجہ کے معنے ہیں چہرے کی چمک اور صفائی۔ ان معنوں کے

کے لحاظ سے۔ انت منی ماءنا۔ کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کو خدا تعالیٰ نے اپنی ذات سے صیقل کیا تھا۔ یعنی حضور ع کو اپنی روشنی اور نور سے حصہ وافر عطا فرمایا۔

خدا کے پانی سے مراد الہام الٰہی

خدا کے پانی سے الہام الٰہی کی بارش بھی مراد ہوتی ہے قرآن مجید میں کئی مقامات پر آسمان سے ظاہری بارش کے نزول کو روحانی بارش یعنی الہام الٰہی کے نزول سے تشبیہ دی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں۔ ع

ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اب میرے مولا اس طرف دریا کی دھار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پس ان تمام تشریحات کے پیش نظر خدا کے پانی سے نطفہ مراد لینا ہرگز جائز نہیں ہو سکتا۔

ایک اور غلط استدلال

سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات میں خدا تعالیٰ سے ولادت حقیقی کا تیسرا مرحلہ ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح ص۴۷ سے مندرجہ ذیل عبارت پیش کی ہے "مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی۔ اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھیرایا گیا اور کئی ماہ بعد جو دس ماہ سے زیادہ نہیں۔ بذریعہ الہام مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ . . . پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے درد زہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی"۔ سید صاحب کا استدلال "مریم" "مجھے حاملہ ٹھیرایا گیا" اور "درد زہ" کے الفاظ سے ہے۔ لیکن اگر سید صاحب اس عبارت کو پڑھتے وقت ادنیٰ بصیرت سے کام لیتے۔ تو "استعارہ کے رنگ میں" کے الفاظ سے بآسانی معلوم ہو جاتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ ولادت حقیقی نہیں۔ بلکہ ولادت معنوی کا ذکر فرمایا ہے۔

ولادت ثانیہ یا ولادت معنویہ

ولادت ثانیہ یا ولادت معنویہ اہل تصوف کا ایک مشہور مسئلہ ہے۔ جس کی حقیقت یہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ بیان فرمائی ہے۔ یعنی جب انسان دنیاوی زندگی کی لذات اور خواہشات سے کنارہ کشی اختیار کر کے پرہیزگاری اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہوتا ہے اور خشیۃ اللہ کا لباس زیب تن کر لیتا ہے تو اسے ایک نئی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ اور اس وقت یہ کہنا بالکل صحیح ہوتا ہے۔ کہ یہ ابھی پیدا ہوا۔ مگر اس کی پیدائش اور حمل حقیقی اور جسمانی نہیں بلکہ مجازی اور روحانی ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ جب کوئی شخص ایمان لاتا ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے باپ اور حضور کی ازواج مطہرات اس کی مائیں بن جاتی ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم۔ اس آیت میں گو استعارہ یا مجاز کے الفاظ موجود نہیں مگر چونکہ دوسرے مقامات میں فرمایا۔ وما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم اور ان امہاتہم الا اللّائی ولدنہم۔ یعنی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مرد کے باپ نہیں اور کسی کی ماں وہی ہوتی ہے جس نے اسے جنا ہو۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابوت سے ابوت روحانیہ اور حضور ع کی ازواج کی امومت سے امومت روحانیہ مراد ہوگی۔ اور اس اعتبار سے مومنین کی ولادت بھی ولادت معنویہ یا روحانیہ مراد ہوگی۔

احادیث میں بھی ولادت روحانیہ کا مختلف مقامات پر ذکر ہوا ہے۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں من حج للّٰہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ۔ (بخاری کتاب الحج) یعنی جو خدا کے لئے حج کرتا ہے اور اس میں رفث اور فسوق کا مرتکب نہیں ہوتا وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسا اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا۔ گویا حج کرنے سے اس کی نئی ولادت ہوتی ہے۔ مگر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس سے ولادت حقیقی مراد ہے۔

اسی طرح امام الطائفہ الشیخ السہروردی فرماتے ہیں۔ "یصیر المرید جزء الشیخ کما ان الولد جزء الوالد فی الولادۃ الطبیعیۃ وتصیر ھذہ الولادۃ آنفاً ولادۃ معنویۃ کما ورد عن عیسیٰ صلوات اللہ علیہ۔ لن یلج ملکوت السمٰوٰت من لم یولد مرتین الخ"۔ یعنی مرید اپنے شیخ کا حصہ بن جاتا ہے۔ جیسا کہ بیٹا ولادت طبعیہ میں باپ کا جزء ہوتا ہے اور مرید کی ولادت معنوی ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ سے وارد ہوا ہے کہ آسمانوں کی بادشاہتوں میں وہ شخص داخل نہ ہو سکے گا جو دو دفعہ پیدا نہیں ہوا۔ طبعی ولادت کے ساتھ انسان کو دنیا کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اور ولادت معنوی کے ساتھ اس کا تعلق عالم ملکوت سے ہو جاتا ہے۔ انہی معنوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا۔ وکذٰلک نری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض الآیہ۔ خالص اور کامل یقین اسی ولادت معنوی سے حاصل ہوتا ہے اور اس کے باعث ہی انسان وراثت انبیاء کا مستحق ہوتا ہے۔ اور جسے انبیاء کی میراث نہ ملے وہ گویا پیدا ہی نہیں ہوا خواہ وہ انتہائی ہوشیار اور دانا ہی ہو۔ انتہیٰ۔

استعارہ مرشحہ

پس جب ولادت معنوی کا مسئلہ قرآن مجید۔ احادیث اور تصوف کی رو سے ثابت ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس کی وجہ سے اعتراض کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ آپ نے ایک روحانی مقام کے لئے جب حسب اصطلاح تصوف ولادت کا لفظ بطور استعارہ استعمال فرمایا تو حضور ع نے ولادت ہی کے مناسبات اور ملائمات کا ذکر فرمایا۔ اسے علم معانی کی اصطلاح میں استعارہ مرشحہ کہتے ہیں۔ چنانچہ مختصر المعانی ص۳۹۹ میں لکھا ہے۔ "ھی ما قرن بما یلائم المستعار منہ نحو اولٰئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدیٰ فما ربحت تجارتھم استعیر الاشتراء للاستبدال والاختیار ثم فرع علیھا ما یلائم الاشتراء من الربح والتجارۃ"۔ یعنی استعارہ مرشحہ وہ ہے جو مستعار منہ کے ملائمات سے مقرون ہو جیسے قرآن مجید میں فرمایا۔ اولٰئک الذین اشتروا۔ الآیہ۔ یعنی وہی لوگ ہیں جنہوں نے خریدا گمراہی کو ہدایت کے عوض۔ پس ان کی تجارت نے نفع نہ دیا۔ اس میں اشتراء (خریدنے) کا لفظ استبدال اور اختیار کے لئے بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے پھر بطور تفریع انہی چیزوں کا ذکر ہوا ہے جو اشتراء کے مناسب ہیں یعنی ربح اور تجارت۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک روحانی حالت اور مقام کا ذکر کرتے ہوئے اس کے لئے ولادت کا لفظ بطور استعارہ فرما کر پھر بطور تفریع اسی کے مناسبات یعنی حمل اور درد زہ وغیرہ کا ذکر فرمایا۔ لہٰذا ان الفاظ سے یہ استدلال کرنا کہ گویا حضور ع کو جسمانی حمل اور درد زہ لاحق ہوا۔ فصاحت کلام کے اعلیٰ اسالیب سے ناواقفیت اور جہالت کا ثبوت پیش کرنا ہے۔ جب قرآن مجید احادیث اور ہر کلام میں تمام اسالیب فصاحت کلام کا خیال رکھا جاتا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کے معنے کرنے میں اس اصل کو کیوں نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

مریم بننے کی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مریم بننے کی حقیقت بھی یہی ہے۔ مجھے تعجب آتا ہے کہ کس طرح حضرت مسیح موعود ع کے مخالفین آپ پر اعتراض کرتے وقت قرآن مجید اور تمام مشہور اسلامی مسائل تصوف کو پس پشت ڈال دیتے ہیں قرآن مجید سورہ تحریم میں آیت ضرب اللّٰہ مثلاً للذین آمنوا الآیہ میں ہر ایک مومن کو خدا تعالیٰ نے مریم قرار دیا ہے اب اس کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ جس طرح حضرت مریم نے نیکی اور پارسائی اختیار کی اور خدا تعالیٰ نے ان میں عیسیٰ کی روح پھونکی اور وہ پیدا ہوئے۔ اسی طرح جو مومن حضرت مریم کے مشابہ ہونگے۔ ان میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی جائے گی اور ان سے عیسیٰ ع کی روحانی اور معنوی ولادت ہوگی۔ پس اگر حضرت مسیح موعود ع کی مندرجہ بالا عبارت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ نے خدا تعالیٰ سے ولادت

حقیقی کا دعوے کیا ہے۔ تو ہر ایک مومن کو خدا تعالیٰ سے ولادت حقیقی تسلیم کرنی پڑے گی

دروزہ کی حقیقت

دروزہ کی حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں حسب ذیل ہے

" مخاض " دردِزہ " سے اس جگہ وہ امور ہیں جن سے خوفناک نتائج پیدا ہوتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بامحاورہ ترجمہ یہ ہے۔ کہ دردِ انگیز دعوت جسکا نتیجہ قوم کا جانی دشمن ہو جانا تھا "

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۸۵)

نیز کشتی نوح ص ۶۵ میں جہاں سے سید صاحب نے یہ حوالہ نقل کیا ہے۔ اس سے آگے فرماتے ہیں۔ "یعنے عوام الناس اور جاہلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا۔ جن کے پاس ایمان کا سمجھ نہ تھا جنہوں نے تکفیر و توہین کی۔ اور گالیاں دیں۔ اور ایک طوفان برپا کیا۔" گویا یہ لفظ مطلق تکلیف کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ پولوس رسول بھی انجیل میں اسی محاورہ کو استعمال کرتا ہوا کہتا ہے۔

" اے میرے بچو۔ تمہاری طرف سے پھر مجھے جننے کے سے درد لگے ہیں۔" (گلتیوں ۴:۱۹)

سید صاحب سے ایک سوال

اس موقعہ پر میں سید صاحب کی توجہ ایک اور امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی تحریرات کو جن میں بالتصریح "استعارہ" وغیرہ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جو ان کو حقیقت پر محمول کرنے سے مانع ہیں تو آپ انہیں حقیقت پر محمول کر کے یہ اعتراض کر رہے ہیں۔ کہ ان سے حضور کی خدا سے ولادت حقیقی کا ادعا ظاہر ہوتا ہے۔ اگر اسی طرح ایک آدمی قرآن مجید کی ان آیات سے جن میں صراحت سے حضرت مریم کے متعلق خدا تعالیٰ کے یہ الفاظ موجود ہیں۔ التی احصنت فرجها فنفخنا فيه من روحنا یعنے ہم نے ان کی شرمگاہ میں اپنی روح پھونکی جس سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے۔ یہ استدلال کرے۔ کہ قرآن مجید کی رو سے حضرت عیسیٰ کی خدا سے ولادت حقیقی ثابت ہوتی ہے۔ تو کیا اس کا یہ کہنا آپ کے نزدیک درست ہوگا۔ اس حقیقت کی موجودگی میں کہ قرآن مجید میں حضرت مریم کے حمل وغیرہ کی کیفیت کے ساتھ استعارہ یا مجاز وغیرہ کے الفاظ نہیں پائے جاتے۔ آدمی کا یہ استدلال بظاہر آپ کے استدلال سے زیادہ قوی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر یہ اعتراض آپ کے نزدیک صحیح نہیں۔ تو پھر یہ کہاں کی دیانتداری ہے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایسی عبارتوں کو جن میں صاف طور پر استعارہ وغیرہ کے الفاظ موجود ہیں۔ حقیقت پر محمول کرنے پر مصر ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق "ماءنا" اور حضرت عیسیٰ کے متعلق "روحنا" کے الفاظ کا تقابل بھی قابل غور ہے

علاوہ ازیں اگر یہ امر بھی پیش نظر رہے۔ کہ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ کی ولادت کے بیان میں تمام ایسے حالات حمل اور لوازم مذکور ہوئے ہیں۔ جن سے ان کی خدا سے ولادت حقیقی کا استدلال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذکورہ بالا عبارات سے ولادت حقیقی کے استدلال کی نسبت زیادہ مضبوط اور قوی ہو سکتا ہے۔ تو سید صاحب کے اس استدلال کی حقیقت اور بھی زیادہ واضح ہو جاتی ہے

کاش حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرتے ہوئے اپنے مسلمات کو تو نظر انداز نہ کر دیا جاتا۔

(خاکسار۔ علی محمد اجمیری قادیان)

ایک نہایت ضروری گزارش

میں تمام ایسے بزرگوں کی خدمت میں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا فخر حاصل ہے۔ نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ میری گزارش کا جس قدر جلدی ممکن ہو سکے۔ جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق جو الہامات یا خوابیں یا کشوف آپ نے دیکھے ہوں۔ وہ مجھے لکھ کر ارسال فرمائیں۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ اپنا کشف یا الہام یا خواب لکھنے سے پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق پہلے مؤکد بعذاب قسم کھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۶ء میں اعلان فرمایا تھا۔ کہ تمام دوست اپنے خواب لکھیں۔ اور پھر فرمایا تھا کہ "آئندہ ہر ایک صاحب جو کوئی خواب یا الہام اس عاجز کی نسبت دیکھ کر بذریعہ خط اس سے مطلع کرنا چاہیں۔ تو ان پر واجب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اپنے خط کے ذریعہ اس بات کو ظاہر کریں۔ کہ ہم نے واقعی اور یقینی طور پر یہ خواب دیکھی ہے۔ اور اگر ہم نے کچھ اس میں ملایا ہے۔ تو ہم پر اسی دنیا اور آخرت میں عذاب الٰہی نازل ہو" پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ جب ایک معقول اندازہ ان خوابوں اور الہاموں کا ہو جائے۔ تو ان کو ایک رسالہ مستقلہ کی صورت میں طبع کر کے شائع کیا جائے۔ کیونکہ یہ بھی ایک شہادت آسمانی اور نعمت الٰہی ہے" پس میں چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کو جتنی جلدی ممکن ہو سکے پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔ کیونکہ روز بروز صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کی تعداد کم ہو رہی ہے (۲) وہ تمام دوست جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے دارالامان آئے۔ یا آنا چاہتے تھے۔ مگر رستہ میں ان کو مولویوں یا ان کے چیلوں نے قادیان آنے سے روکا۔ وہ اپنی کیفیت مفصل طور پر درج فرمائیں۔ کہ کس طرح ان کو لوگوں نے دارالامان آنے سے روکا۔ اور ان کے لئے انہوں نے کیا حیلے اور کوششیں کیں۔ اگر ایسے لوگوں کا آپ کو علم ہو جو محض لوگوں کے روکنے سے رک گئے تھے۔ تو اس کا بھی ذکر کردیں۔ (نوٹ) صحابیوں کے علاوہ دوسرے دوست بھی ان دونوں امور کا جواب دیں۔ تو بہتر ہے۔ جو دوست اخبار میں یہ اعلان پڑھیں۔ وہ دوسروں کو سنا دیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

سلطان زنجبار کی خدمت میں مبارکباد کا خط

انجمن احمدیہ زنجبار کی طرف سے

مندرجہ ذیل خط خاکسار نے بحیثیت جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ زنجبار ہز ہائی نس سید سر خلیفہ بن حارب کے سی ایم جی۔ کے بی۔ ای سلطان آف زنجبار کو ان کی ۵۲ ویں سالگرہ کے موقعہ پر لکھا۔

احمدیہ ایسوسی ایشن ہوس

۲۶ اگست ۱۹۳۳ء

عالیجاہ سلطان المعظم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں انجمن احمدیہ زنجبار کی طرف سے ادب کے ساتھ آپکی ۵۳ ویں سالگرہ کے موقعہ پر دلی مبارکباد کے اظہار کی اجازت چاہتا ہوں۔

سلطان المعظم - آپ کو بخوبی علم ہے۔ کہ لمبی عمر دنیا میں ایک نعمت سمجھی جاتی ہے۔ اور ہر ایک شخص (الا ماشاء اللہ) طبعاً خوشگوار لمبی عمر کا خواہاں ہوتا ہے۔ ابتدائے آفرینش سے دنیا اس امر کی کوشش میں ہے۔ کہ کوئی ایسا نسخہ مل جائے۔ جس سے انسان کی عمر لمبی ہو سکے۔ اور موت جلدی نہ آئے۔ مگر افسوس کہ ابھی تک مادی دنیا اس گوہر مقصود کو حاصل نہیں کر سکی۔ اور امید نہیں۔ کہ آئندہ بھی کامیاب ہو سکے۔ ہاں قرآن کریم نے ایک نسخہ لمبی عمر اور خوشگوار زندگی کے لئے عطا فرمایا ہے۔ وہ نسخہ جسمانی نہیں روحانی ہے۔ مگر ہزاروں سال کا آزمودہ اور یقینی طور پر نفع بخش ہے۔ میں آپکو زیادہ دیر تک اس بات کی انتظار میں نہیں رکھونگا۔ کہ وہ درج ذیل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض کہ جو چیز دنیا کے لئے اور مخلوق کے لئے نفع رساں ہوتی ہے۔ اس کو زمین پر دیر تک قائم رکھا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ دنیا میں لمبی عمر حاصل کرنے کا صرف ایک ہی یقینی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان نافع الناس بنے اور مخلوق خدا سے سلوک کرے۔ اور ان کی اصلاح کی فکر کرے۔ اس سنہری اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ "نیکی کا بہترین بدلہ خود نیکی ہے"۔ پس اگر انسان محض رضائے الٰہی کے حصول کے لئے نہ کہ دنیا کو دکھانے یا جلب زر یا شہرت کے لئے مخلوق کی خدمت کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اسکو لمبی عمر دیتا ہے (الا ماشاء اللہ کہ کسی خاص وجود کو وہ اپنی خاص حکمت کے ماتحت جلد بلا لے) ہز ہائی نس کی ذات ہمارے لئے بہت مفید ہے اور خدا کی رحمت کا موجب۔ امید واثق ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آئندہ بھی ایسے خوشی کے مواقع دیکھنے نصیب کریگا۔ اگر آپ آئندہ بھی جیسا کہ آپ اب ہیں مخلوق کے لئے نافع وجود بنے رہیں گے۔ میں اس

دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو آئندہ بھی ایسا خوشی کا دن دکھاتا رہے۔ اس عریضہ کو ختم کرتا ہوں۔

آپ کا خادم محمد شاہ نواز خان جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ زنجبار

جواب

قصر سلطان
زنجبار
۳۰ اگست ۱۹۳۳ء

بخدمت جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ زنجبار

جناب عالی! مجھے سلطان المعظم کی طرف سے ارشاد ہوا ہے۔ کہ آپ کے ۲۶ اگست والے خط کا شکریہ ادا کروں۔ آپ کی انجمن کی طرف سے مبارکباد کے جن جذبات کا اظہار حضور کے جنم دن کے موقعہ پر ہوا ہے۔ ہز ہائی نس ان کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں :۔ آپ کا خیر خواہ (دستخط) جیلز رائٹ پرائیویٹ سکرٹری سلطان المعظم

بیرون ہند کی احمدی جماعتیں اور چندہ کشمیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ ہر ایک احمدی خواہ وہ کسی جماعت میں شامل ہو۔ یا براہ راست اپنا چندہ مرکز میں ارسال کرتا ہو۔ کشمیر ریلیف فنڈ کے لئے بشرح ایک پائی فی روپیہ ماہوار باقاعدہ ادا کرے۔ حضور کے اس اعلان پر بیرون ہند کی بعض احمدی جماعتوں نے مندرجہ ذیل اطلاعات ارسال کی ہیں۔

(۱) جماعت احمدیہ آبادان کے امیر مرزا برکت علی صاحب لکھتے ہیں۔ ۲۸/- کی رقم بہ تفصیل ذیل ارسال ہے۔

شیخ حبیب اللہ صاحب ۸/- بابو محمد رفیق صاحب ۲/۸/- متفرق احباب ۱۴/- مرزا برکت علی ۱۳/۸/- نیز لکھا ہے۔ کہ آئندہ اس چندہ کے لئے کوشش برابر جاری رہے گی۔

(۲) جماعت کمپالہ کے امیر ڈاکٹر فضل الدین صاحب لکھتے ہیں "میں نے چندہ کشمیر ریلیف فنڈ جمع کرنے کا کام شروع کردیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اگلی ڈاک میں جس قدر جمع ہوگا۔ ارسال کرنے کی کوشش کرونگا۔ اور آئندہ بھی یہ کام انشاء اللہ تعالیٰ برابر جاری رہے گا۔"

(۳) جماعت نیروبی کے ڈاکٹر عمر الدین صاحب فنانشل سکرٹری لکھتے ہیں۔ "بموجب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کوئی احمدی اس چندہ سے باہر نہ رہے۔ نہ ان احباب کو چھوڑا جائے۔ جن کا ہماری جماعت پر اعتماد ہے۔"

(۴) ہانگ کانگ کے متعلق مولوی غلام مجتبیٰ صاحب سابق سکرٹری مال ہانگ کانگ کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ ایک عرصہ سے چندہ کشمیر کے لئے کوشاں ہیں۔ چنانچہ اس ہفتہ میں چوہدری رحمت خان صاحب چیف وارڈرنے ۱۰/- کی رقم ارسال کی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ بابو فضل احمد صاحب انسپکٹر بھی ایک بڑی رقم چندہ کشمیر میں ادا کرنے والے ہیں۔ دوسری جماعتوں کو بھی اس ضروری اور اہم کام کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ (برکت علی خان فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان)

جمعیۃ العلماء سرحد کا مناظرہ سے گریز

تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ کہ نام نہاد جمعیت العلماء صوبہ سرحد کے شعبہ تحفظ ناموس شریعت کی طرف سے ہمیں مناظرہ کا چیلنج دیا گیا۔

جس کا اعلان نہایت طمطراق کے ساتھ ان کی طرف سے اخبار "ترجمان سرحد" پشاور مورخہ ۷ اگست میں "مرزائیوں کو مناظرے کی دعوت" کے زیر عنوان شائع کیا گیا۔

اس چیلنج کو ہم نے مورخہ ۱۱ اگست بذریعہ خط قبول کر کے شرائط مناظرہ طے کرنے کے لئے ان کو دعوت دی۔ ۱۳ اگست ان کی طرف سے ہمارے خط کے جواب میں ایک خط موصول ہوا۔ جس میں انہوں نے لکھا کہ چونکہ ہمارے ذمہ دار اشخاص اپنے پرائیویٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ٹائم ٹیبل میں تبدیلیاں

(الف) ایک نیا ٹائم ٹیبل یکم اکتوبر ۱۹۳۳ء سے جاری ہوگا جس پر یکم اکتوبر سے ہی عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

(۱) نمبر ۵-اپ اور نمبر ۶ ڈاؤن کلکتہ میل کی گاڑیاں جو آج کل مغل سرائے اور لاہور کے درمیان براہ سہارن پور آتی جاتی ہیں، وہ سیدھی ہاوڑہ آئیں جائیں گی۔ نمبر ۵-اپ انبالہ چھاؤنی پر نمبر ۸۵-اپ میں شامل ہو کر کالکا جائے گی اور نمبر ۶ ڈاؤن ۸۶ ڈاؤن میں شامل ہو کر کالکا سے چلے گی۔

(۲) نمبر ۱-اپ اور نمبر ۲ ڈاؤن پنجاب میل کی گاڑیاں جو آج کل ہاوڑہ اور کالکا کے درمیان آتی جاتی ہیں۔ دہلی ختم ہو جائیں گی اور پھر دہلی سے روانہ ہوں گی۔ نمبر ۱-اپ دہلی میں نمبر ۸۵-اپ کو ملا کر کالکا روانہ ہو جائے گی اور نمبر ۳-اپ فرنٹیر میل پشاور چھاؤنی کو روانہ ہوگی اور نمبر ۴-ڈاؤن فرنٹیر میل پشاور چھاؤنی سے روانہ ہوگی۔

(۳) نمبر ۸۳-اپ اور نمبر ۸۴ ڈاؤن جو اب دہلی اور انبالہ چھاؤنی کے درمیان براہ کرنال آتی جاتی ہیں۔ اب ان کو وسعت دے دی گئی ہے اور وہ کالکا تک آیا جایا کریں گی۔

(۴) نمبر ۸-ڈاؤن کراچی میل نمبر ۳-اپ فرنٹیر میل کو شامل کر کے دن کے ۹ بج کر ۵۲ منٹ پر لاہور سے روانہ ہوا کرے گی۔

(۵) نمبر ۱۳۷-اپ-۱۳۶/ڈاؤن-/۱۳۷-اپ لاہور ماری انڈس ٹرین کنڈیاں پر ۴۴-ڈاؤن کو ملائے گی۔

(۶) نمبر ۱۰۱-اپ اور ۱۰۲ ڈاؤن روہڑی کوئٹہ کی مسافر گاڑیاں مقام روہڑی پر نمبر ۷-اپ اور ۸ ڈاؤن کراچی میل میں شامل ہو جائیں گی۔

(۷) نمبر ۱۹۹-اپ اور نمبر ۲۰۰ ڈاؤن مسافر گاڑیاں جو آج کل راجپورہ اور بھٹنڈا کے درمیان چلتی ہیں۔ ان کو وسعت دیدی جائے گی اور آئندہ سے وہ بہاولنگر تک آیا جایا کریں گی، جن کے آنے جانے کا وہی وقت ہوگا جو نمبر ۱۷۷-اپ نمبر ۱۷۸ ڈاؤن کا ہے نمبر ۹۷-اپ اور نمبر ۹۸ ڈاؤن راجپورہ بھٹنڈا کی گاڑیوں کو بھی وسعت دی جائے گی اور وہ نمبر ۱۴۹-اپ اور ۱۵۰ ڈاؤن کے اوقات کے مطابق سماسٹہ تک آیا جایا کریں گی۔

(ب) حسب ذیل آنے جانے والی مندرجہ ذیل گاڑیاں جاری ہوں گی۔

(۱) ایک بوگی ٹرین جو فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے ڈبوں پر مشتمل ہوگی۔ نمبر ۸۵-اپ اور ۸۶ ڈاؤن کے ساتھ لگا کر پٹنہ اور کالکا کے درمیان چلا کرے گی، جو یکم اکتوبر ۱۹۳۳ء سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء تک جاری رہے گی۔

(۲) فرسٹ اور سیکنڈ درجہ کے ڈبوں کو ایک بوگی ٹرین جس میں بمبئی سنٹرل کالکا سروس کا ایک سامان کا ڈبہ بھی لگا ہوگا اور ایک بوگی مشتمل بر فرسٹ کلاس اور سیکنڈ کلاس بمبئی وی۔ ٹی کالکا سروس دہلی اور کالکا کے درمیان نمبر ۳-اپ اور نمبر ۱۳-اپ کے ساتھ لگا کر بجائے نمبر ۱-اپ کے جو براہ کرنال جاتی تھی، براہ سہارن پور چلا کرے گی اور یکم اکتوبر سے ۳۱ اکتوبر تک جاری رہیگی۔

(۳) ایک بوگی جو فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے ڈبوں پر مشتمل ہوگی۔ ۵-اپ و ۸۵-اپ اور ۸۶ ڈاؤن کے ساتھ لگا کر یکم اکتوبر ۱۹۳۳ء سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء تک کے لئے ہاوڑہ اور کالکا کے درمیان آیا جایا کرے گی۔ نہ کہ ۵-اپ و ۱-اپ اور ۲ ڈاؤن و ۶ ڈاؤن کے ساتھ مغل سرائے و کالکا کے درمیان۔

(۴) ایک بوگی جو ائیر اور پوسٹل ڈیوٹی پر مشتمل ہوگی بجائے ۵-اپ ۱-اپ اور ۲ ڈاؤن اور ۶ ڈاؤن کے ۸۵-اپ اور ۸۶ ڈاؤن کے ساتھ مغل سرائے اور کالکا کے درمیان آیا جایا کرے گی۔

(۵) یکم اکتوبر سے تھرو آنے جانے والی مندرجہ ذیل گاڑیاں موقوف کر دی جائیں گی۔

(الف) فرسٹ اور سیکنڈ درجوں کی بوگی جو ۱-اپ اور ۵-اپ کے ساتھ دہلی اور لاہور کے درمیان چلتی ہے

(ب) فرسٹ اور سیکنڈ کے درجوں کی بوگی جو ۱-اپ اور ۵-اپ اور ۶ ڈاؤن و ۲ ڈاؤن کے ساتھ ہاوڑہ کے درمیان آتی جاتی ہے۔

(ج) ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر کی درمیانی شب سے نئی پنجر سروس کا مندرجہ ذیل طریقہ پر انتظام کیا گیا ہے۔

(۱) نمبر ۶ ڈاؤن کلکتہ پنجاب میل جو ۳۰ ستمبر ۱۹۳۳ء کو شام کے ۶ بج کر ۵۰ منٹ پر لاہور سے روانہ ہوتی۔ وہ نئے ٹائم ٹیبل کے مطابق شام کے ۶ بج کر ۱۵ منٹ پر روانہ ہوگی۔

(۲) ای۔ آئی ریلوے کی نمبر ۱-اپ پنجاب میل جو ۳۰ ستمبر ۱۹۳۳ء کو رات کے ۹ بج کر ۴۰ منٹ پر دہلی پہنچے گی۔ وہ وہیں ختم ہو جائے گی۔ کرنال انبالہ چھاؤنی اور کالکا و شملہ جانے والے مسافر این۔ ڈبلیو ریلوے کی ۸۵-اپ میں گاڑی کو تبدیل کریں گے۔ جو دہلی سے رات کے ۱۰ بج کر ۱۰ منٹ پر روانہ ہوگی۔

(۳) نمبر ۲ ڈاؤن پنجاب میل جو ۳۰ ستمبر ۱۹۳۳ء کو رات کے ۱۰ بج کر ۱۵ منٹ پر کالکا سے روانہ ہوگی۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۳ء کی صبح کو ۴ بج کر ۱۰ منٹ پر دہلی پہنچے گی۔ اور نئے ٹائم ٹیبل کے مطابق وہاں سے دن کے ۸ بج کر ۲۵ منٹ پر روانہ ہوگی۔

(۴) نمبر ۸ ڈاؤن کراچی میل جو ۳۰ ستمبر ۱۹۳۳ء کو رات کے ۱۰ بج کر ۳۸ منٹ پر روہڑی پہنچے گی۔ وہ نئے ٹائم ٹیبل کے مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۳۳ء و یکم اکتوبر ۱۹۳۳ء کی درمیانی شب کو ۴ بج کر ۲۴ منٹ پر روانہ ہوگی۔

(۵) نمبر ۱۰۱-اپ پنجر گاڑی ۷-اپ کراچی میل میں جانے کے بعد یکم اکتوبر ۱۹۳۳ء کو (۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر کی درمیانی شب) صبح ۳ بج کر ۵۳ منٹ پر روہڑی سے روانہ ہوگی۔ اور نئے ٹائم ٹیبل کے مطابق آگے جائے گی۔

(۶) نمبر ۱۰۳-ڈاؤن پنجر گاڑی جو یکم اکتوبر ۱۹۳۳ء کو موجودہ ٹائم ٹیبل کے مطابق اپنے وقت پر روہڑی پہنچیگی نمبر ۷-اپ کراچی میل میں شامل ہو جائے گی جو روہڑی میں رکی رہے گی۔

(۷) نمبر ۴۱-اپ پنجر گاڑی یکم اکتوبر ۱۹۳۳ء کو کیمبل پور میں ۴۳-اپ [illegible] نوشہرہ دیر سے پہنچے گی۔ نمبر ۲۱۵-اپ درگائی ٹرین یکم اکتوبر کو نمبر ۴۱-اپ کے ساتھ شامل ہونے کے لئے نوشہرہ میں رکی رہے گی۔

(۸) جملہ تبدیلیوں کی مفصل کیفیت معلوم کرنے کے لئے گاڑیوں کے اوقات اور کرایوں کی معلومات کی کتاب دیکھنا چاہیئے۔ جو اب تیار ہو گئی ہے اور تمام ریلوے بک سٹالوں اور خاص خاص اسٹیشنوں پر بغرض فروخت موجود ہے۔

سہ ماہی ٹائم ٹیبل کی کتاب قیمتی ۱/ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۳ء یا اس کے لگ بھگ کسی تاریخ سے دستیاب ہونے لگیگی

(چیف سپرنٹنڈنٹ۔ این۔ ڈبلیو ریلوے لاہور)

ایک احمدی بھائی کی تلاش

ایک مخلص احمدی عبد الحکیم مستری جو ہندو دہرم سے مسلمان ہوئے تھے۔ مفقود الخبر ہیں جماعت دہلی و حیدر آباد دکن ان کے حالات سے باخبر ہے۔ اندیشہ ہے کہ کسی حادثہ کا شکار نہ ہو گئے ہوں۔ جو دوست اس نام کا نو مسلم اپنی جماعت میں دیکھیں فی الفور پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ ان کا گھر بند پڑا ہے اور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

عدن کی علیحدگی کے خلاف ۱۸ ستمبر کو اسمبلی میں ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب کی یہ قرارداد باتفاق آراء منظور ہوگئی کہ عدن کے نظم و نسق کو دفتر نو آبادیات کے ماتحت منتقل کرنے کے خلاف اسمبلی پر زور احتجاج کرتی ہے۔ اور گورنر جنرل سے ملتجی ہے۔ کہ وہ اہل ہند کی اس زبردست خواہش کو ملک معظم کی حکومت تک پہنچا دیں۔ کہ مجوزہ انتقال ہرگز وجود میں نہ آنے پائے۔ سرکاری ارکان اس بحث میں غیر جانبدار رہے۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ کی پولیس ایڈمنسٹریشن رپورٹ بابت ۱۹۳۲ء شائع ہوگئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۳۲ء میں صوبہ سرحد میں ۶۷۵ قتل کی وارداتیں ہوئیں۔

حکومت نظام کو ایک ماہر کاغذ نے یادداشت ارسال کی ہے۔ کہ عادل آباد کے جنگلات میں جو بانس پیدا ہوتا ہے۔ اس سے ریاست میں کاغذ تیار کیا جا سکتا ہے۔

میکسیکو میں ۱۷ ستمبر ایک زبردست آندھی آئی۔ جس سے ۱۹۱ اشخاص ہلاک ہوگئے۔ نقصان کا اندازہ کئی ملین ڈالر کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر شفاعت احمد خانصاحب کے متعلق الہ آباد سے ۱۸ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ وہ آل انڈیا مسلم کانفرنس منعقدہ پٹنہ کی صدارت کے فرائض سر انجام دینے کے بعد ۱۳ اکتوبر کو بذریعہ ہوائی جہاز جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے مباحث میں شریک ہونے کے لئے عازم لندن ہوں گے۔

چیف سیکرٹری حکومت پنجاب کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے کہ پنجاب سول سروس یعنی ای۔ اے۔ سی کا امتحان مقابلہ ۲۷ نومبر ۱۹۳۳ء کی بجائے ۶ دسمبر کو ہوگا۔

نیویارک کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مقامی صوبہ کی کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ عورتوں کا اغوا کرنے والوں کو بشرطیکہ وہ اغوا شدگان کو مقدمہ کی سماعت کے خاتمہ سے قبل عدالت میں حاضر نہ کر دیں۔ موت کی سزا دی جایا کرے گی۔

ارجنٹائن گورنمنٹ نے قانون بنایا ہے کہ کوئی غیر ملکی جلاوطن پانچ سال تک اس کے ملک میں داخل نہ ہو۔

جرمنی کی نازی گورنمنٹ کا حکم ہے کہ موت کے سزا یافتہ مجرموں کو پھانسی کے تختہ پر لٹکانے کی بجائے ان کے سر کلہاڑی سے الگ کر دئے جایا کریں۔ تازہ رپورٹ مظہر ہے کہ اس طریق سے پچھلے چھ ماہ میں ۲۰۰ مجرموں کو سزائیں دی گئیں۔

پیرس میں آج کل جرمنی کی اس حیثیت کے متعلق کہ اسے فرانس اور دیگر ممالک کے برابر اسلحہ رکھنے کی اجازت ہو۔ گفت و شنید ہو رہی ہے۔ جرمنی کے وزیر امور خارجہ نے ۱۹ ستمبر کو برلن کے ایک بہت بڑے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر جرمنی کو یہ حق نہ دیا گیا تو وہ نہ صرف لیگ آف نیشنز بلکہ تمام بین الاقوامی کانفرنسوں سے الگ ہو جائے گا۔

صوبہ سرحد کی کونسل میں جس کا اجلاس ماہ نومبر کے پہلے ہفتہ میں بمقام پشاور منعقد ہوگا۔ غیر سرکاری ارکان کی طرف سے تین مسودات قانون پیش ہونے والے ہیں۔ ان میں سے ایک قرضخواہوں کے حسابات کو مرتب رکھنے کا بل ہے۔ دوسرا زیادہ سود پر قرض لینے کے قانون میں ترمیم سے متعلق ہے۔ اور تیسرا رہن ناموں سے نجات کا مسودہ ہے۔ ان مسودات کو کونسل میں پیش کرنے کی وجہ یہ ہے کہ زراعت پیشہ طبقہ کی طرف سے اس قسم کے قوانین نافذ کرنے کا شدید مطالبہ ہو رہا ہے چنانچہ ضلع پشاور کے دیہات میں حال ہی میں جو اقتصادی حالات کی جانچ پڑتال کی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ دیہات پر ساہوکاروں کا جو قرض ہے اس کا سود مالگذاری سے ۱۶ گنا زیادہ ہے۔

مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی کے مقدمہ میں صفائی میں امداد دینے کے لئے ایک ڈیفنس کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ جس کے سیکرٹری مسٹر شاہ مسعود احمد صاحب رکن اسمبلی اور شیخ صادق حسن صاحب رکن اسمبلی ہیں۔ اسمبلی کے اکثر منتخب شدہ ارکان نے اس کمیٹی میں کام کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔

ملک معظم نے پنجاب ہائی کورٹ کے جسٹس براڈوے اور جسٹس ہیریسن کی سبکدوشی پر جسٹس جے این منرو اور جسٹس ایف این سکیمپ کو جو اس وقت لاہور ہائی کورٹ کے ایڈیشنل جج ہیں مستقل جج مقرر کئے جانے کی منظوری دی ہے۔

محکمۂ سراغرسانی کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر خان بہادر تصدق حسین صاحب کا ۱۹ ستمبر دہلی میں انتقال ہوگیا۔ حکومت ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ سراغرسانی میں آپ کے اعزاز میں ۱۵ ستمبر کو تعطیل رہی۔

ریزرو بنک بل اور امپیریل بنک بل کی مشترکہ مجلس منتخبہ کا ۱۹ ستمبر کو شملہ میں ایک اجلاس ہوا۔ سر جارج شسٹر کو کمیٹی کا صدر منتخب کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ ۲۳ اکتوبر سے نئی دہلی میں کمیٹی کے متواتر اجلاس منعقد ہوں۔

استنبول کی اطلاع مظہر ہے کہ سویڈن کی ایک کمپنی نے ایران میں بحیرۂ خضر سے خلیج بصرہ تک ریلوے لائن کی تعمیر کا اجارہ حاصل کر لیا ہے۔ یہ جدید لائن قریباً ایک ہزار میل لمبی ہوگی اور کم از کم پانچ سال تک تیار ہو سکے گی۔ اس لائن کے مکمل ہونے پر ترکی اور ایران کے درمیان تجارت کے لئے بہت سی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔

مسٹر ڈی ویلرا نے مزدور پارٹی سے وعدہ کیا ہے کہ حکومت جس قدر قوانین نافذ کرے گی۔ ان میں اس سے مشورہ لیا جائے گا اور یہ کہ حکومت آئندہ میزانیہ میں بیواؤں اور یتیموں کو وظائف دینے اور بخشش کے دستور میں توسیع کرنے کی سکیم کو بھی شامل کرے گی۔ اس وعدہ کی بنا پر مزدور پارٹی مسٹر ڈی ویلرا سے مل گئی ہے اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کی تائید میں یونائیٹڈ پارٹی کے اس منصوبہ کی کہ جنرل الیکشن کرایا جائے۔ مخالفت کرے گی۔

میانی ضلع سرگودھا کے متعلق گورنمنٹ کو معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ نمک کی ایک تہ پر قائم ہے جسے دریائے جہلم کا پانی روز بروز کمزور کر رہا ہے۔ اور وہ وقت قریب ہے جبکہ سارا شہر پانی میں غرق ہو جائے۔

جدہ مکہ ریلوے کمپنی لمیٹڈ کا برانچ آفس بازار داتا گنج بخش لاہور میں کھل گیا ہے۔ جو اصحاب کسی قسم کی معلومات حاصل کرنا چاہیں۔ وہ اس جگہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شاہ فیصل والئے عراق کی ۱۵ ستمبر کو بغداد میں تجہیز و تکفین ہوئی۔ اس روز ملک معظم نے فرمان جاری کیا۔ کہ اس حادثہ کی وجہ سے تمام برطانیہ میں جھنڈے سرنگوں کر دیئے جائیں۔ ہر جگہ اس حکم کی تعمیل ہوئی۔

ڈاکٹر اینی بیسنٹ ۲۰ ستمبر کو ۸۶ سال کی عمر میں اڈیار میں انتقال کر گئیں۔ آپ نے ہی کرشن مورتی کو یسوع مسیح بنانے کی کوشش کی۔ اور آرڈر آف دی سٹار آف انڈیا شروع کیا۔ جسے کرشن مورتی نے بعد میں توڑ دیا۔

ہندوستان کی مردم شماری کی رپورٹ بابت ۱۹۳۱ء ۲۰ ستمبر کو شائع ہوگئی جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان میں دس سال کے دوران میں تین کروڑ اڑتیس لاکھ بچانوے ہزار دو سو اٹھانوے نفوس کا اضافہ ہوا۔ مردم شماری پر خرچ چالیس لاکھ تیرہ ہزار روپیہ آیا ہے۔

میڈیکل کونسل بل جس پر گزشتہ چار سال سے حکومت اور اسمبلی کے درمیان رد و کد ہو رہی تھی۔ ۲۰ ستمبر کو اسمبلی میں بغیر کسی مخالفت کے پاس ہوگیا۔

جی۔ آئی۔ پی ریلوے میں تخفیف شروع کر دی گئی ہے چنانچہ دس ریلوے سٹیشن اڑا دیئے گئے ہیں۔ اور بہت سے کلرکوں کو بھی جواب دے دیا گیا ہے

پنڈت جواہر لال نہرو ۱۹ ستمبر کو پونا اور بمبئی کا دورہ کر کے لکھنؤ واپس آگئے۔ افواہ ہے کہ اگر ان کی پولیٹیکل سرگرمیاں اسی طرح جاری رہیں۔ تو انہیں نظر بند کر دیا جائے گا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی